## سوال

(56) زیرناف بال مونڈنے کی مدت اور حد بندی؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیرناف بال مونڈنا واجب ہیں یا سنت؟ اوران کے مونڈنے میں کتنی تاخیر کی جاسکتی ہے اوران کی مقدار کہاں تک ہے؟ (محمد صفدر محمدی، فیصل آباد)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

الجواب بعون الوہاب: نیل الاوطار میں ہے: وہوسنة بالاتفاق (۱/۱۲۳)

یعنی زیرناف بال مونڈنا بالاتفاق سنت ہے۔ (تیسیر العلام: ۱/۶۹) بال مونڈنے میں چالیس روزتک تاخیر ہوسکتی ہے۔ حدیث میں ہے:

’أَن لَّا نَتْرُکَ أَکْثَرَ مِن أَربَعِینَ لَیلَةً۔‘ صحیح مسلم، بَابُ خِصَالِ الفِطرَةِ، رقم: ۲۵۸، سنن ابن ماجہ، بَابُ الفِطرَةِ، رقم: ۲۹۵

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

معناه ترکا لانتجاوزبه اربعین لانه وقت لهم الترک اربعین قال والمختار انه یضبط بالحاجة والطول فإذا طال حلق، انتهی۔ قلت بل المختار انه یضبط بالاربعین التی ضبط بها رسول اللہ ﷺ فلایجوز تجاوزها ولایعد مخالفا للسنة من ترکه القص و نحوه بعد الطول إلی انتهاء تلک الغایة نیل الاوطار: ۱/۱۲۵

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں چالیس دن سے زیادہ تاخیر نہیں کرنا چاہیے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے چالیس دن کی میعاد مقرر کردی ہے۔

اُنہوں نے کہا کہ راجح بات یہ ہے کہ یہ معاملہ انسانی ضرورت اور بالوں کی طوالت پر منحصر ہے، جب زیادہ لمبے ہوجائیں تومنڈوادینا چاہیے، میرے (شوکانی رحمہ اللہ) خیال میں راجح بات یہ ہے کہ چالیس دن کی حد متعین ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمادیا ہے، لہٰذا اس سے تجاوز کرنا درست نہیں ہے، اگر کوئی شخص بال زیادہ لمبے ہوجانے کے باوجود عرصہ چالیس دن تک تاخیر کرلیتا ہے تووہ مخالف ِ سنت شمار نہیں ہوتا۔‘‘

مرد اور عورت کو مخصوص مقام کے اوپر اوراس کے اردگرد سے بال مونڈنے چاہئیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'المراد بالعانۃ: الشعر فوق الذکر وحوالیہ وکذلک الشعر الذی حول فرج المراۃ'

''اس سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کے عضو کے اوپر اور اس کے ارد گرد ہیں، ایسے ہی وہ بال جو عورت کی شرمگاہ کے ارد گرد ہوں۔'' اس کے علاوہ بال مونڈنا شریعت میں ثابت نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

### کتاب الطہارۃ : صفحہ :115

محدث فتویٰ